بسم اللہ الرحمن الرحیم
مقیاسِ نور
جنیدِ زماں پیرِ طریقت مناظرِ اسلام
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر اچھروی
الناشر:
مکتبہ سلطانیہ — مدینہ منزل
۱۸۰ اے جناح کالونی بسطامی روڈ سمن آباد روڈ لاہور
فون: ۷۵۸۴۳۵۷



فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ ... اِلَّآ اِبْلِیْسَ سب ملائکہ سجدے میں گر گئے مقبول ہو گئے ابلیس کی نظر بشریت پر پڑ گئی۔ مِنْ رُّوْحِیْ کو چھوڑ دیا مردود ہو گیا مِنْ رُّوْحِیْ کو مد نظر نہ رکھا۔

مخلوق میں سب سے پہلے ابلیس نے نبی اللہ کو بشر کہا

الحجر ۱۴ ع ۳ — قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ
اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا

تو ابلیس نے جواب دیا۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ


میرے لیے یہ لائق نہیں ہے کہ میں ایسے بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے بجنے ہوئے کیچڑ سے پیدا فرمایا

اللہ تعالٰے نے ابلیس کے اس کہنے کا جواب فرمایا سُنیئے۔

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ

اے ابلیس تو نکل جا جنت سے کیونکہ تو مردود ہو گیا ہے۔ اور ضروری تجھ پر قیامت تک لعنت ہے۔

کیوں جناب ابلیس نے بھی وہی الفاظ کہے تھے۔ جو رب العزت نے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمائے تھے۔ رب العزت نے بھی پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور ابلیس نے بھی وہی جملہ خداوندی دہرایا کہ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ جب تمہارے نزدیک نبی اللہ کو بشر کہنا سنت اللہ ہے۔ تو رب العزت کو تو چاہیے تھا کہ اس کو اس جواب پہ انعام دیتا کہ تو نے میری سُنت ادا کی ہے۔ اور تو نے اپنے اللہ کے آگے شرک بھی نہیں کیا۔ تجھے یہ جنت یا اس سے بڑھ کر انعام دیتا ہوں۔ اور نہ ہی ابلیس کو یہ جُراُت ہوئی کہ کہتا۔ یا اللہ جو تو نے آدم علیہ السلام کے متعلق کہا تھا میں نے بھی تو وہی جملہ استعمال کیا ہے۔ یہ کوئی گستاخی


حصہ دوئم
الخطیب
قاری محمد الدین نعیمی
مکتبہ نعیمیہ رضویہ
Street No. 12 Bazar No. 2 Raza Abad Faisalabad.
Ph:041 - 612853 ,Mobile : 0300 - 9650136

مُشرکینِ مکہ حضور تاجدارِ دوجہاں سید المرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مشرکینِ مکہ نے کہا:

هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۷ ع ۱) یہ کون ہیں ایک تمہارے ہی مثل بشر ہیں

جب آپ نے قرآن کریم کی مقدس آیات کی تلاوت کی، تو مشرکین نے کہا،

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (پ ۲۹ ع ۱۵) یہ ایک بشر ہی کا کلام ہے۔

سامعین کرام! مخلوق میں سب سے پہلے تو ابلیس لعین نے جناب آدم علیہ السلام کو بشر کہا تھا جس کی وہ سزا پا رہا ہے قیامت تک پاتے گا اور پھر ابدی ناری رہے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبوت کا انکار کیا اور انہیں بشر کہا۔ قرآن گواہ ہے کہ اس قوم کو پانی میں غرق کر دیا گیا۔

اسی طرح قوم عاد و ثمود نے اپنے نبیوں کو بشر کہا تو انہیں بھی نیست و نابود کر دیا گیا

حضرت صالح علیہ السلام کو بھی بشر کہنے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بے نام ہو گئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو بشر کہنے والوں کو بھی تباہ و برباد کر دیا گیا۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو بشر کہنے والے فرعون اور اس کے حواریوں کو غرق کر دیا گیا۔

حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہنے والے مشرکینِ مکہ قیامت تک کے لیے ذلیل و خوار ہو گئے۔

حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

کافراں گفتند احمد را بشر

ایں نمی دیدند از وشق القمر

یعنی کافروں نے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور یہ نہ دیکھا کہ ان کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔